

## رسول کریمؐ کی حیا داری

حیاء کے معنی ملامت کے ڈر سے برائیوں سے بچنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات چونکہ ہر قسم کے عیب سے منزہ ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ کیلئے صفتِ حیاء کا مطلب یہ ہوگا کہ قبائح سے پاک اور محاسن کا فاعل۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا دار اور کریم ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اسے خالی واپس لوٹاتے وہ شرم محسوس کرتا ہے جب تک وہ اسے کوئی خیر یا بھلائی عطا نہ کر دے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کی جڑ تو صفاتِ الہیہ میں ہی تھی اور اللہ تعالیٰ صفتِ حیاء بھی آپ کے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ قرآن شریف میں آپ کی صفتِ حیاء کا ذکر ایک پاکیزہ خلق کے طور پر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ خود مومنوں کو نبی سے ملاقات کے وہ آدابِ تعلیم فرماتا ہے جن کو سکھاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حیاء اور لحاظ مانع ہوتا تھا، مگر اللہ کے حکم سے آپ کو یہ کہنا پڑا کہ ”اے مومنو! نبی کے گھر میں داخل نہ ہو کرو سوائے اس کے تمہیں کھانے وغیرہ کے لئے بلایا جائے۔ تم کھانے کے انتظار میں زیادہ

دیر نہ ٹھہرے رہا کرو بلکہ جب تم کو بلایا جائے تو آ جاؤ، اور جب کھانا کھا لو تو پھر منتشر ہو جاؤ اور لمبی باتیں شروع نہ کر دیا کرو۔ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے مگر وہ (خود) تم سے حیا (کرتے ہوئے اظہار نہیں) کرتا۔ مگر اللہ تو حق بیان کرنے سے رکتا نہیں۔“ (سورۃ الاحزاب: 54)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کی بہت برکات بیان کی ہیں۔ ایک دفعہ آپؐ نے آداب مجلس بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا کہ تین آدمی ایک مجلس میں آئے اور رسول اللہؐ کی باتیں سننے لگے، ایک تو واپس چلا گیا۔ باقی دو میں سے ایک آگے جا بیٹھا، دوسرے نے مجلس میں جہاں خالی جگہ پائی بیٹھ گیا۔ اسے حیا آئی کہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھے۔ خدا تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کا سلوک کیا اور اسے بخش دیا۔ (بخاری) 1

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ نبیوں کے کلام میں سے یہ بھی ہے کہ جب تمہیں حیا نہیں تو پھر جو چاہو کرو۔ (بخاری) 2

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حیا کا نتیجہ لازماً خیر و بھلائی ہی ہوتا ہے۔ خود آپؐ میں اتنی حیا تھی کہ کنواری لڑکیوں سے بھی بڑھ کر حیا دار تھے۔ کوئی چیز آپؐ کو ناپسند ہوتی تو چہرے کے تغیر سے اس کا پتہ چل جاتا تھا۔ (مسلم) 3

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ

اپنے بھائی کو اس کے شرمیلے پن کی وجہ سے سرزنش کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم تو اتنا شرماتے ہو کہ اس میں اپنا نقصان کر بیٹھتے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹوکا اور فرمایا اسے کچھ نہ کہو۔ حیاء سے منع نہ کرو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری) 4

تاہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حصولِ علم دین اور شرع کی باتوں میں یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ حیاء کی وجہ سے کوئی روک پیدا ہو۔

حضرت عائشہؓ مدینہ کی مسلمان خواتین کی تعریف فرماتی تھیں کہ انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں۔ حیاء انہیں مسائل دین سیکھنے میں مانع نہیں ہوتا۔ (بخاری) 5

ایک دفعہ رسول اللہؐ نے اپنی مجلس میں سوال کیا کہ وہ کون سا درخت ہے جس سے مومن کی مثال دی جاسکتی ہے اس درخت کی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔ صحابہ مختلف درختوں کے نام لینے لگے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھے خیال آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے مگر شرم سے نہیں بولا۔ حضرت عمرؓ نے بعد میں کہا اگر تم بتا دیتے تو مجھے دنیا اور اس میں موجود تمام دولتوں کے مل جانے سے بڑھ کر خوشی ہوتی۔ (بخاری) 6

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ علم اور حق باتوں میں حیاء مناسب نہیں۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ بہت حیا دار تھے۔ جب

بھی آپؐ سے کوئی سوال کیا جاتا آپؐ کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے تھے۔ (حاکم) 7

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ کو جب کسی شخص کے بارے میں کوئی شکایت پہنچی تو آپؐ کبھی اسے مخاطب کر کے یہ نہیں فرماتے تھے تم نے یہ یہ کہا ہے۔ (ابوداؤد) 8

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ایک آدمی پر زرد رنگ کے نشان دیکھے تو اسے ناپسند کیا مگر خود حیا کے باعث منع نہ کیا۔ صحابہؓ سے فرمایا آپؐ لوگ اسے سمجھا دو کہ ہاتھوں سے رنگ دھو کر صاف کر دے تو مناسب ہے۔ (ابوداؤد) 9

## حوالہ جات

- 1 بخاری کتاب العلم باب من قعد حیث ینتھی به المجلس
- 2 بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی
- 3 مسلم کتاب الفضائل باب 16
- 4 بخاری کتاب الادب باب الحیاء
- 5 بخاری کتاب العلم باب الحیاء من الايمان
- 6 بخاری کتاب العلم باب طرح الامام المسئلة على الصحابه
- 7 مستدرک حاکم جلد 4 ص 16, 17
- 8 ابوداؤد کتاب الادب باب حسن العشرة
- 9 ابوداؤد کتاب الترجل باب فی الخلق للرجال